بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______ مارچ ۲۰۰۴ء

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔
(ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے)

تیسرا باب

نبیؑ و رسولؐ و محدث کا فرق

۳ (باب۳)

((اَلْفَرْقِ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِي وَالْمُحَدَّثِ))

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَ كَانَ رَسُولاً نَبِيّاً» مَا الرَّسُولُ وَ مَا النَّبِيُّ ؟ قَالَ : النَّبِيُّ الَّذِي يَرَىٰ فِي مَنَامِهِ وَ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ وَ الرَّسُولُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَىٰ فِي الْمَنَامِ وَ يُعَايِنُ الْمَلَكَ . قُلْتُ: اَلْإِمَامُ مَا مَنْزِلَتُهُ ؟ قَالَ: يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَىٰ وَلَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ .

۱۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ کان رسولا نبیا کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ نبی و رسولؐ میں کیا فرق ہے فرمایا نبی وہ ہے جو فرشتہ کو خواب میں دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے لیکن ظاہر بظاہر حالت بیداری میں نہیں دیکھتا اور رسول وہ ہے جو آواز بھی سنتا ہے اور خواب میں بھی دیکھتا ہے اور ظاہر میں بھی۔ میں نے پوچھا امام کی منزلت کیا ہے فرمایا فرشتہ کی آواز سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی اور ہم نے نہیں بھیجے تم سے پہلے نہ رسول اور نہ نبی اور نہ محدث مگر الخ

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ قَالَ : كَتَبَ الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَعْرُوفِيُّ إِلَى الرِّضَا عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْإِمَامِ؟ قَالَ: فَكَتَبَ أَوْ قَالَ: الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْإِمَامِ أَنَّ الرَّسُولَ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ فَيَرَاهُ وَ يَسْمَعُ كَلَامَهُ وَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَ رُبَّمَا رَأَىٰ فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ النَّبِيُّ رُبَّمَا سَمِعَ الْكَلَامَ وَ رُبَّمَا رَأَى الشَّخْصَ وَ لَمْ يَسْمَعْ وَالْإِمَامُ هُوَ الَّذِي يَسْمَعُ الْكَلَامَ وَلَا

يَرَى الشَّخصَ.

۲۔حسن عباس معروفی نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔میں آپ پر فدا ہوں، کیا فرق ہے رسول ونبی وامام میں، آپ نے جواب میں فرمایا۔ رسول وہ ہے جس پر جبرئیل نازل ہوں اور ان کا کلام سنے اور اس پر وحی نازل ہو اور کبھی خواب میں بھی دیکھے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے اور کبھی فرشتہ کے وجود کو دیکھتا ہے اور امام وہ ہے کہ کلام سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام، عَنِ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدَّثِ، قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَأْتِيهِ جَبْرَئِيلُ قُبُلاً فَيَرَاهُ وَيُكَلِّمُهُ فَهٰذَا الرَّسُولُ وَأَمَّا النَّبِيُّ فَهُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ نَحْوَ مَا كَانَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ أَسْبَابِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الْوَحْيِ حَتّٰى أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنْ عِنْدِ اللهِ بِالرِّسَالَةِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم حِينَ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَ جَاءَتْهُ الرِّسَالَةُ مِنْ عِنْدِ اللهِ يَجِيئُهُ بِهَا جَبْرَئِيلُ وَيُكَلِّمُهُ بِهَا قُبُلاً [1] وَمِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَ يَرَى فِي مَنَامِهِ وَ يَأْتِيهِ الرُّوحُ وَ يُكَلِّمُهُ وَ يُحَدِّثُهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ يَرَى فِي الْيَقْظَةِ وَ أَمَّا الْمُحَدَّثُ فَهُوَ الَّذِي يُحَدَّثُ فَيَسْمَعُ وَلَا يُعَايِنُ وَلَا يَرَى فِي مَنَامِهِ.

۳۔احول سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول ونبی ومحدث کا فرق پوچھا۔ فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں ظاہر بظاہر وہ ان کو دیکھتا ہے اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول، اور وہ نبی ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول اللہؐ نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا پھر ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت لے کر آئے اور جب محمد مصطفےٰؐ پر نبوت ورسالت جمع ہوئیں تو جبرئیل نے ان کے پاس آکر ظاہر بظاہر کلام کیا اور بعض انبیاء ایسے ہیں کہ جب نبوت ان کو ملی تو انھوں نے خواب میں دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی لیکن انھوں نے حالت بیداری میں اس کو نہ دیکھا اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہمکلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے۔

٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ [2]، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ عليهما السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ» قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَتْ هٰذِهِ قِرَاءَتَنَا فَمَا الرَّسُولُ وَالنَّبِيُّ وَالْمُحَدَّثُ؟ قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَظْهَرُ لَهُ الْمَلَكُ فَيُكَلِّمُهُ وَالنَّبِيُّ هُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَتِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ لِوَاحِدٍ وَالْمُحَدَّثُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى

الصُّورَةَ قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي رَأَىٰ فِي النَّوْمِ حَقٌّ وَأَنَّهُ مِنَ الْمَلَكِ ؟ قَالَ: يُوَفَّقُ لِذٰلِكَ حَتَّىٰ يَعْرِفَهُ ، لَقَدْ خَتَمَ اللهُ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ وَخَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ الْأَنْبِيَاءَ .

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے آیہ وما ارسلنا الخ کی تلاوت کرکے پوچھا کیا یہ

ہماری قرأت نہیں، پس کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا، رسول وہ ہے جس کے پاس ظاہر بظاہر فرشتہ آتا ہے اور اس سے ہم کلام ہوتا ہے اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور بسا اوقات نبوت و رسالت شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتا ہے اور صورت نہیں دیکھتا میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتا ہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہا ہے، فرمایا۔ بتوفیق الٰہی وہ جان لیتا ہے تمہاری کتاب پر خدا کی کتابیں ختم ہوگئیں اور تمہارے نبی پر انبیاء ختم ہوگئے

چوتھا باب

خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

(باب)

(أَنَّ الْحُجَّةَ لَاتَقُومُ لِلّٰهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَاتَقُومُ لِلّٰهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّىٰ يُعْرَفَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَاتَقُومُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَىٰ خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّىٰ يُعْرَفَ .

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی۔

۳ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا دَارَ التَّابُوتُ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَ حَيْثُمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا فَثَمَّ الْأَمْرُ ، قُلْتُ : فَيَكُونُ السِّلَاحُ مُزَائِلاً لِلْعِلْمِ ؟ قَالَ: لَا.

تابوت سکینہ ۲/۲۴۸ بقرہ

۳۔ امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں تبرکات رسولؐ کی مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں تابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہیں ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسولؐ ہیں امامت بھی وہیں ہے میں نے کہا کیا تبرکات مفارق علم ہیں فرمایا۔ نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَيْنَمَا دَارَ التَّابُوتُ دَارَ الْمُلْكُ وَأَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا دَارَ الْعِلْمُ .

۴۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں اسی طرح جہاں تبرکات رسولؐ ہیں وہیں امامت ہے وہیں علم ہے۔

توضیح: تابوت بنی اسرائیل کے جہاں کہیں جانے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر قہر و جبر گیا ہو جالوت جبراً لے گیا تھا لہذا نبوت کا اس سے تعلق نہیں ہو سکتا۔

اُنتالیسواں باب

ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام

(بَابٌ) ۳۹

فِيهِ ذِكْرُ الصَّحِيفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْجَامِعَةِ وَمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ [بْنِ] الْحَجَّالِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ هٰهُنَا أَحَدٌ يَسْمَعُ كَلَامِي ؟ قَالَ : فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام سِتْراً بَيْنَهُ وَ بَيْنَ بَيْتٍ آخَرَ فَاطَّلَعَ فِيهِ ثُمَّ

قال يا أبا محمد ! سل عما بدا لك ، قال : قلت : جعلت فداك إن شيعتك يتحدثون أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علم علياً عليه السلام باباً يفتح له منه ألف باب ؟ قال : فقال : يا أبا محمد ! علم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علياً عليه السلام ألف باب يفتح من كل باب ألف باب قال : قلت : هذا والله العلم ، قال : فنكت ساعة في الأرض ثم قال . إنه لعلم وما هو بذاك قال : ثم قال : يا أبا محمد ! وإن عندنا الجامعة وما يدريهم ما الجامعة ؟ قال : قلت : جعلت فداك وما الجامعة ؟ قال : صحيفة طولها سبعون ذراعاً بذراع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و إملائه من فلق فيه وخط علي بيمينه ، فيها كل حلال وحرام و كل شيء يحتاج الناس إليه حتى الأرش في الخدش و ضرب بيده إلي وقال : تأذن لي يا أبا محمد ؟ قال: قلت : جعلت فداك إنما أنا لك فاصنع ما شئت ، قال : فغمزني بيده و قال : حتى أرش هذا ، كأنه مغضب ، قال : قلت : هذا والله العلم ؛ قال: إنه لعلم و ليس بذاك ، ثم سكت ساعة ، ثم قال : و إن عندنا الجفر وما يدريهم ما الجفر ؟ ، قال : قلت : وما الجفر ؟ قال : وعاء من أدم فيه علم النبيين والوصيين و علم العلماء الذين مضوا من بني إسرائيل ، قال : قلت : إن هذا هو العلم ، قال : إنه لعلم وليس بذاك ، ثم سكت ساعة ثم قال : و إن عندنا لمصحف فاطمة (ع) وما يدريهم ما مصحف فاطمة (ع)، قال : قلت : وما مصحف فاطمة (ع) ؟ قال : مصحف فيه مثل قرآنكم هذا ثلاث مرات والله ما فيه من قرآنكم حرف واحد ، قال : قلت : هذا والله العلم، قال : إنه لعلم وما هو بذاك ، ثم سكت ساعة ثم قال: إن عندنا علم ما كان و علم ما هو كائن إلى أن تقوم الساعة، قال : قلت : جعلت فداك هذا والله هو العلم، قال : إنه لعلم وليس بذاك، قال: قلت : جعلت فداك فأي شيء العلم؟ قال: ما يحدث بالليل والنهار الأمر بعد الأمر والشيء بعد الشيء إلى يوم القيامة.

١- ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں یہاں میرا کوئی کلام سُن تو نہیں رہا ہے حضرت نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے کمرے کے درمیان تھا۔ میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا۔ اب جو تمہارا دل چاہے پوچھو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے علیؑ کو ایک باب علم کا تعلیم دیا۔ جس سے ہزار باب علم کے آپ پر اور منکشف ہو گئے۔ حضرت نے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابوبصیر) رسول اللہ نے علی کو ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ان پر ہر باب سے ہزار باب اور ظاہر ہوتے میں نے کہا واللہ علم اس کا نام ہے پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ اے ابو محمد ! ہمارے

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شئے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ ہلکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا۔ اے ابومحمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں میں آپؑ کا ہوں جو چاہے کیجیئے۔ حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپؑ نے ذرا تند لہجے میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے۔ میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علما کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا۔ صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنے اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا۔ صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ما کانؐ ما یکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ہاں اسکے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شئے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : تَظْهَرُ الزَّنَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَ عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ وَ ذٰلِكَ أَنِّي نَظَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع) ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزْنِ مَالاَ يَعْلَمُهُ إِلاَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكاً يُسَلِّي غَمَّهَا وَ يُحَدِّثُهَا ، فَشَكَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: إِذَا أَحْسَسْتِ بِذٰلِكِ وَ سَمِعْتِ الصَّوْتَ قُولِي لِي ، فَأَعْلَمَتْهُ بِذٰلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى أَثْبَتَ مِنْ ذٰلِكَ مُصْحَفاً قَالَ : ثُمَّ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلاَلِ وَ الْحَرَامِ وَلٰكِنْ فِيهِ عِلْمُ مَا يَكُونُ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سُنا کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ (بعہد بنی عباس) ظاہر ہوں گے (جو منکر اسلام و توحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم و اندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس

باب 39 ذکر صحیفہ، جفر، جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام کافی جلد 2

اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہؑ نے یہ واقعہ امیرالمومنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آگاہ کیا۔ امیرالمومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال وحرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ: زَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَىٰ وَ إِنْجِيلُ عِيسَىٰ وَصُحُفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلالُ وَ الْحَرَامُ ، وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَزْعُمُ أَنَّ فِيهِ قُرْآناً وَفِيهِ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَلَا نَحْتَاجُ إِلَىٰ أَحَدٍ حَتَّىٰ فِيهِ الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَ رُبُعُ الْجَلْدَةِ وَ أَرْشُ الْخَدْشِ ؛ وَ عِنْدِي الْجَفْرُ الْأَحْمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَفْرِ الْأَحْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلاحُ وَ ذٰلِكَ إِنَّمَا يُفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَيَعْرِفُ هٰذَا بَنُو الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَالنَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَلٰكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَطَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَالْإِنْكَارِ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ .

٣ ۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسٰی، انجیل عیسٰی، صحف ابراہیم، حلال وحرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں (سزا کے لئے) ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شئے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کیلئے کھولا جائیگا کھولے گا اس کو صاحب ذوالفقار (مراد قائم آل محمد) عبداللہ ابی یعفور نے کہا۔ اللہ آپ کی نگرانی کرے۔ اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ فِي الْجَفْرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَا يَسُوؤُهُمْ ، لِأَنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَالْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَفَرَائِضَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَسَلُوهُمْ عَنِ الْخَالاتِ وَالْعَمَّاتِ (١)